

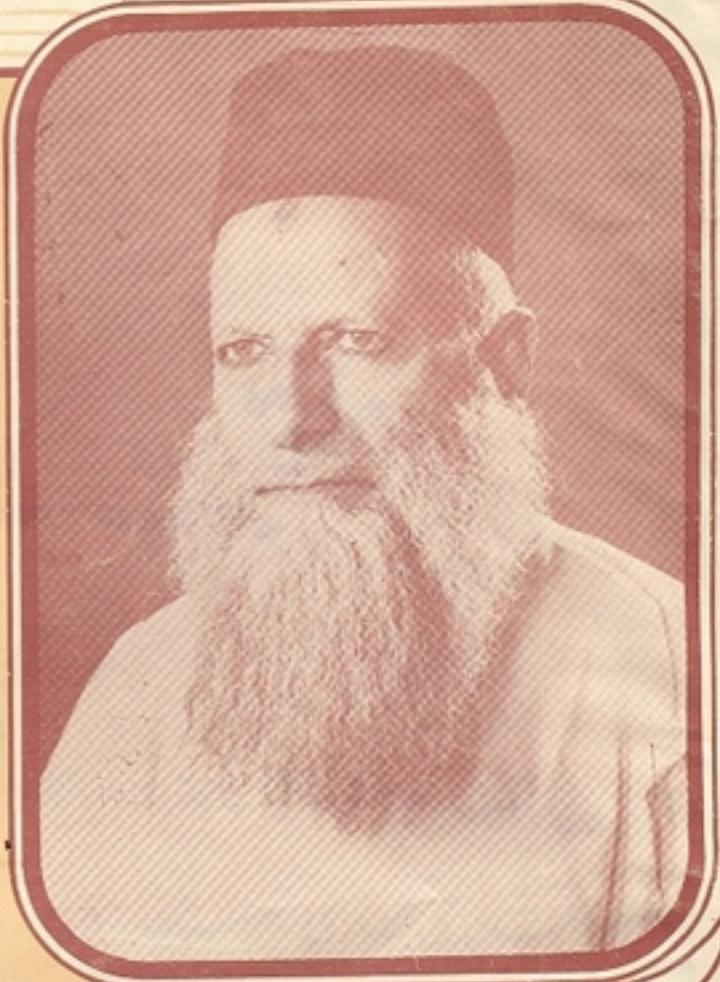
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیر طریقیت حضرت مولانا حامدی فانی



مہکا رہے یہ تیری دلایت کا گستاخ  
ماہش راس میں کھلتے رہیں منقبت کے مُچوں

تاریخ صمدانی ایڈو وکیٹ



۶۔ بُرْجِ نہرِ مُحَمَّد ناری غلام رستم حامدی ماجد  
گھر خدمت پسند نہر خلیص  
نیاز آگیس  
تاریخی ۱۹۹۷ء  
۱۵/۱۱/۱۹۹۷ء

# منقبت کے پھول

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حامد علی خاں صاحب  
نقشبندی مجددی رحمتُ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں —

تابش اسی طرح تیرامدخت سے اہے  
ہر اہل دل کو ملتے رہیں " منقبت کے پھول "

نیاز آگیس  
طفیل احمد تابش صمدانی  
ایم۔ اے ایل ایل بی (علیہ)  
ائیڈو وکیٹ ہائکورٹ  
۴۳ وی نیو ملتان

# انساب

نہایت عجز دانکار کے ساتھ "منصب کے پھول" اپنے بعد امجد شیخ محمد ابر الفیم آزاد نقشبندی فلیقہ مجاز حضرت امیر ملت سید ناصر مساعیت علوی شاہ صاحب نقشبندی مجددی رحمت اللہ علیہ اور والدہ مرحوم و مخفور شیخ خلیل احمد خلیل صمدانی نقشبندی کے اردا ح مقدسہ کے نام معنوں کرنے کے سعادت حاصل کر رہا ہو جس کے ذیف تیریت نے مجھے بزرگا رکھ دیا تھا کہ علمت و محبت سے آشنا کیا۔ اپنے انہیں بزرگا رکھ کے وساطت سے بارگاہ پر طریقت میر کیہ جو فخر انبیا پڑھ کر رہا ہو۔

گرقبول اند تھے عز و شدن

ناچیز

تا بش صمدانی

جلوے کو ہے کچھ قی رہاں کی نہ مکاں کی  
اب بھی دہی جلوہ ہے کچھ کوئی نظر رہو؛

خلیل صمدانی

## ارشادِ عالیہ

جانشینِ پیر طریقت حضرت مولانا قاری محمد میاں صاحب مدظلہ

میرے مخصوص ساتھی بخارب تابش صمدانی صاحب پیر طریقت رہبر شریعت  
حضرت مولانا حامد علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک پر حاضر  
کا شرف حاصل کرنے کے منقبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔  
”منقبت کے پھول“ کے عنوان سے آپ نے تمام منقبتوں کو کیجا کر دیا۔  
اویس ارکام سے محبت کرنے والے لوگوں پر بالعموم اور مریدین و معتقدین  
با شخصوص احسان فرمایا۔

بخارب تابش صمدانی صاحب کا کلام قلب کی چھپائیوں میں کیف و سرو  
ایسی کیفیت پیدا کر دیتا ہے کہ اسے دل ہی محسوس کرتا ہے زبان اس اظہا  
سے عاجز ہے۔

اہل ذوق اور اہل محبت کے لئے یہ کتاب نعمتِ عظیمی ہے۔ اللہ تعالیٰ تابش  
کو اس عظیم خدمت پر اجر عظیم عطا فرمائے (آئین) دستخط قاری محمد میاں

# حمد

کون سی بزم ہے جس میں نہیں چرچا تیسا  
کون سی شے ہے کہ جس میں نہیں جلواتیسا

جلوے جلوے میں لگار کھے ہیں پردے تو نے  
پردے پردے میں نظر آتا ہے جلواتیسا

تھریٹھی پہ بھی الطاف و کرم ہیں تیرے  
دلِ مظلوم بھی یار بست ہے ٹھکانا تیسا

دل ہے وہ دل جو تمی یاد سے آباد رہے

سرد ہی سد ہے کہ جس سریں ہو سودا تیسا

تیری قدرت کوئی سمجھے بھی تو کیے سمجھے  
بزم کوئین ہے ادنی ساشارا تیسا

سب کا معبد ہے تو قادرِ مطلق تو ہے

یہ زمیں تیری ہے یہ عرشِ معلق تیسا

زندگی میری تری حمد و شنا میں گزرے  
نام ہر لمحہ رہے لب پہ خدا یا تیسا

تیرے محبوب کا ہم سہ ہے نہ ثانی کوئی  
تو بھی یکت ہے تو محبوب بھی یکتا تیسا

تیرا تابش تو ہے محتاج تواریت کریم

تیرے تابش کو تو رہتا ہے بھروسہ تیسا

# نعت رسول اکرم

آپ کی ذات پاک ہے۔

محرم رازِ کن فکار آپ کی ذات پاک ہے  
شادِ رب دو جہاں آپ کی ذات پاک ہے

باعثِ نازِ انس و جاں آپ کی ذات پاک ہے  
فخرِ زمین و آسمان آپ کی ذات پاک ہے

سکھِ رواں ہے فرش پر زیرِ نگیں ہے عرشِ بھی  
دونوں جہاں پر حکمران آپ کی ذات پاک ہے

نورِ ظہور آپ کا کون و مکان میں ہے حضور  
روح و رواں یہاں وہاں آپ کی ذات پاک ہے

ذرش پر جلوہ گرا بھی زینتِ عرش ہیں ابھی  
صورتِ روشنی رواں آپ کی ذات پاک ہے

جس کا نہیں ہے آسمانِ آسمان اُس کا آپ ہیں  
راحتِ قلب بے کسی آپ کی ذات پاک ہے

رحمتِ عام کیوں نہ ہو حشرِ گنجہ تمام ہیں  
مرکزِ چشمِ عاصیاں آپ کی ذات پاک ہے

بابِ اثر نہ کیوں کھلے اُسی کی دُعا کے واسطے  
جس کی دُعا کے درمیاں آپ کی ذات پاک ہے

تابش بے نو اکہاں مدتِ مصطفیٰ کہاں  
وہ تو یہ کہے مہرباں آپ کی ذات پاک ہے

# نعتِ رسولِ اکرم

بنایا ہے تمہیں خالق نے یکتا سرورِ عالم  
کوئی تم ساہو اے اور نہ ہو گا سرورِ عالم

میں نعتِ سرورِ عالم سناؤں پیش داد ربھی  
سرخشر کرم ہو جائے اتنا سرورِ عالم

اگر چشمِ عنایت ہو تو ذرہ مہربانیاں ہو  
اگر چاہیں کریں فطرے کو دریا سرورِ عالم

زیارت کی تمنا ہے قضا پھٹے نہ آجائے  
نہ ہو جائے کہیں خونِ تمنا سرورِ عالم

خدا کا نور اے صلّ علی انسان کے سیکرے میں  
تمہارے دیکھنے والے نے دیکھا سرورِ عالم

مسیحابھی تو بیمارِ حبیبِ کبریا ٹھہرے  
مسیح کے بھی بھی گویا مسیح سرورِ عالم

تمہاری ہی تو ہے جلوہِ نہایتِ بزمِ امکان میں  
تمہیں نے حسنِ فطرت کو سنوارا سرورِ عالم

نظر آیا ہے جب سے چاندِ ذی الحج کے ہینے کا  
سوایا ہو گیا دل کا تقاضا سرورِ عالم

ہوئے ہیں عہدِ دیلمیاں جوشِ بُر مراجِ لے تابش  
خدا ہی جانتا ہے بس انہیں یا سرورِ عالم

# مدحت صدیق اکبر ہو

خُدا ہو اور یہ لطفِ پمپیر ہو  
 سلامی میرے لب پر مدحت صدیق اکبر ہو  
 عیاں کنس کی نظر میں منصبِ صدیق اکبر ہو  
 بیاں کس سے بھلا و صفتِ جبیب نور دادر ہو  
 ملیستہ تا ابد قرب شفیع روزِ محشر ہو  
 یہ لطفِ خاص یہ صدیق اکبر کا مقدر ہو  
 جو گلشن ہونگہ بانی میں صدیق و پمپیر کی  
 خزان کا پھر گزر ہو پھر دہائی پر باد صرصر ہو؛  
 امام الانبیاء حبس کو امامت کا شرف بخشیں  
 کوئی پھر اُس کا ثانی ہو کوئی پھر اُس کا ہمسر ہو؛  
 لقبِ صدیق کا حبس کو شہہ والا سے مل جائے  
 تو پھر بزمِ صداقت میں کوئی اُس کے برابر ہو؛  
 ٹھکانہ کوئی ہو سکتا ہے پھر اُس کی سیادت کا  
 جو غمِ نوارِ نبی ہو - موسیٰ محبوب دادر ہو!  
 جسے نسبت نہ ہو صدیق کے نقشِ کف پاسے  
 وہ ذرہ کیں جوابِ جلوہ نہ منور ہو  
 در صدیق پر ہو پیش وہ امنول نذر انا  
 وہ تابش منقبت ہو آج جو باہر سے بہتر ہو

# منقبت کے پھول

کھلتے ہیں کہہ کے صل علی "منقبت کے پھول"  
ہوتے ہیں ایسے نغمہ سرا "منقبت کے پھول"

معمول ہے کہ شاہ ولایت کی نذر کو  
لاتی ہے روز بادِ صبا "منقبت کے پھول"

ہر اک کو کب نصیب ہے یہ نعمتِ عظیم !  
ہر اک کو کب ہوتے ہیں عطا "منقبت کے پھول"

گلدانِ معرفت کی ہیں زینت بنے ہوئے !  
ہیں رنگ و بویں سب سے جدا "منقبت کے پھول"

ہیں صحنِ آستان کو معطر کئے ہوئے !  
مہکار ہے ہیں کب سے فضا "منقبت کے پھول"

نسبت ہے ان کو باغِ رسول اُنام سے  
ہیں بے نیازِ حرص و ہوا "منقبت کے پھول"

محفوظ بر ق سے ہے مری شاخِ آشیاں !  
میرے لئے ہیں ردِ بلا "منقبت کے پھول"

بابِ اثر بھی جھوم کے گھلتا ہے دیکھنا !  
ہوں ساتھ تیرے دستِ دعا "منقبت کے پھول"

یہ آستان پیر طریقت کی شان ہے  
تماشی ہاں ہیں محوادا "منقبت کے پھول"

زمانہ کہہ اٹھا بے تاج سلطان اس کو کہتے ہیں  
دول کے حکمران پسیر طریقت حضرت حامدؐ

## تابشِ صد ایں

# اضمین

یہ ہے جانِ چمن جانِ گلستان اس کو کہتے ہیں  
یہ ہے نازِ امارت ساز و سامان اس کو کہتے ہیں  
یہ ہے صورتِ جمالِ ردنے تباہ اس کو کہتے ہیں  
یہ ہے سیرتِ شور و صفتِ انسان اس کو کہتے ہیں  
یہ ہے درسِ وفات فسیر قرآن اس کو کہتے ہیں  
یہ ہے حسنِ بصیرت نورِ ایمان اس کو کہتے ہیں  
یہ ہے مردِ خداشانِ سلام اس کو کہتے ہیں

زمانہ کہہ اٹھا بے تاج سلطان اس کو کہتے ہیں  
دول کے حکمران پسیر طریقت حضرت حامدؐ

# پیر طریقت حضرت حامدؐ

جہاں میں ہوں دہاں پیر طریقت حضرت حامدؐ  
نہیں ہے آسمان پیر طریقت حضرت حامدؐ

تمہارے فیضِ روحانی سے روشن کر چکا ہوں میں  
نفسانے قلب و جاں پیر طریقت حضرت حامدؐ  
مقدار ہے کہ اک ذرے کو ہونور شید سے نسبت  
کہاں میں اور کہاں پیر طریقت حضرت حامدؐ

تمہاری راہ کے ذرے حقیقت بین نگاہوں میں  
ہیں رشکِ ہنکشان پیر طریقت حضرت حامدؐ  
میرا مجاود مادی ہے مرا حادی ہے رہبر ہے  
تمہارا آستان پیر طریقت حضرت حامدؐ

تصور کی نگاہوں سے یہی محسوس ہوتا ہے  
ہیں گویا میر باں پیر طریقت حضرت حامدؐ  
تڑپ اٹھتے ہیں پھر قلب و جگر جب یاد آتا ہے  
دہ لطفِ بکر اں پیر طریقت حضرت حامدؐ

تھکن کا ہو وہاں احساس کیا طول سافت سے  
حدی خواں ہوں جہاں پسیر طریقت حضرت حامد  
ہوئی پائسندہ تحریکِ نظامِ مصطفیٰ ان سے  
رہے روحِ رواں پسیر طریقت حضرت حامد  
زمانہ کہہ اٹھا بے تاج سلطان اس کو کہتے ہیں  
دول کے حکمران پسیر طریقت حضرت حامد  
کہیں ایسا نہ ہو لے جائیں مجھ کو دورِ نزل سے  
مرے دہم دھماں پسیر طریقت حضرت حامد  
کسی صورت کسی پہلو مجھے لکھنے نہیں دیتا  
مرا دردِ نہاں پسیر طریقت حضرت حامد  
تو جہیہ ہے مرے در پردہ اشکوں پر سمجھتے ہیں  
غمِ دل کی زبان پسیر طریقت حضرت حامد  
ذرا آجایئے سب طالبِ دیدار بیٹھے ہیں  
نہ یعنی امتحان پسیر طریقت حضرت حامد  
جداتی میں نہ جانے کیا گزر جاتی ہے تابش پر  
کہے کیا داستان پسیر طریقت حضرت حامد

# راستہ ملت میں جنت

یہ عسِ پاک ہے کس رہبر راہِ ہدایت کا  
یہاں تو ہر قدم پر راستہ ملت ہے جنت کا

سماءں دیکھے کوئی آکر مرے حضرت کی تربت کا  
یہاں نکھرا ہوا ہے رنگ کتنا حسنِ فطرت کا  
ستان اداج پر ہے کس قدر تابش کی قسمت کا  
کہ لب پر آج اس کے وصف ہے پیر طریقت کا

مردّت کا - محبت کا - شرافت کا - سخادت کا  
ہر اک پہلو ہے تابندہ مرے حضرت کی سیرت کا  
کوششہ دیکھ لیں اہل نظر شانِ ولایت کا  
دول پر آج بھی سکہ روائیں بے ان کی عنیت کا

دلوں کو ایک تازہ جذبہ ایماں دیا جس نے  
زمانہ معرفت ہے آپ کی شانِ قیادت کا

نزوںِ رحمتِ یزدال ہے ان کے آستانے پر  
ہر اک ذرا ہوا جاتا ہے منظہ شانِ قدرت کا

اندھیرے یاس و حرماں کے دہائی رہیں کیسے  
اُجالا ہو جہاں پر پر تو شمع ہدایت کا

یہ وہ بندہ تھا جو داقف رہا ہے حکمِ یزدال سے  
یہ وہ انساں تھا جس کو پاس رہتا تھا شریعت کا

خدا والا خدا دا لے کے منصب کو سمجھتا ہے  
خدا دا لے سے پوچھو مرتبہ پیرِ طریقت کا

خدا شاہد خدا شاہد رہتے گا شر تک چرچا  
مرے پیرِ طریقت کا۔ مرے پیرِ طریقت کا

تمنا اور ہی کچھ ہو گئی ہے قلبِ مضطرب کی  
تعاضداں دنوں کچھ اور ہے شوقِ زیارت کا

فرقِ حضرت پیرِ طریقت ہی قیامت ہے  
سناتے ہیں ویہ داعظ اور کیا قصہ قیامت کا

اللہ دیکھیے نقابِ رخِ حقیقت کے سویروں میں  
فسانہِ ختم ہو جائے کبھی تو شامِ فرقہ کا

سننے سے طالبِ دیدار سے پردا نہیں ہوتا  
سرِ محفل بھرم رکھ یجھے شوقِ زیارت کا

نگاہِ مرشدِ کاملِ اٹھی جب بدھ کی جانب  
یہ حامل ہو گیا پھر مرشدِ تاباں کی تمازت کا

یہ آئینے رہیں یا رب سلامت رہتی دنیا تک  
نظر اہ ان سے ہم کرتے رہیں حضرت کی صورت کا

ادھر بھی تو نگاہِ لطف و احسان یکجیئے حضرت

ادھر بھی تو کوئی محتاج ہے چشمِ عنایت

شرف اور میزبانی کا اسے بخشتا ہے حضرت نے  
یہ احسانِ کم نہیں ہے تا بخش کمتر پر حضرت کا

حُسْنَ الْيَوْمِ هُنْدَةٌ لِلْقَاتِلِ وَمُنْبَرٌ

وَكَثِيرَةٌ لِلْمُتَّقِيِّ لِلْمُؤْمِنِ

جُنْاحٌ هُنْدَةٌ كَعَلَمَهُ يَا إِنَّمَا

وَكَثِيرٌ لِلْمُتَّقِيِّ لِلْمُؤْمِنِ

لِلْمُتَّقِيِّ لِلْمُؤْمِنِ

وَكَثِيرٌ لِلْمُتَّقِيِّ لِلْمُؤْمِنِ

لے۔ صاحبزادگان۔ حضرت مولانا قاری محمد میاں صاحب۔ ناصر میاں صاحب  
امحمد میاں صاحب۔

# کرم جاری و ساری ہے

کرم تابش پہ کس درجہ ہوا حامد علی خان کا  
 زہے قسمت کہ در اس کو ملا حامد علی خان کا  
 خوش تو صیف میرے لب پہ ہوا حامد علی خان کی  
 خوشیں ہو گیا مدحت سر احمد علی خان کا  
 سمجھ سکتا ہے یکسے دہ بھلا پھر ان کے منصب کو  
 نہیں معلوم جس کو مرتبہ حامد علی خان کا  
 زہے قسمت در حامد سے نسبت ہو گئی مجھ کو  
 زہے قسمت کہ میں بھی ہو گیا حامد علی خان کا  
 سلطین زماں چوکھٹ پہ ان کی سر جھکلتے تھے  
 رہا ہے رشک شاہی بور یا حامد علی خان کا  
 خدا کے نفضل سے موجود کرم جاری و ساری ہے  
 رہے گا حشر تک در یا چڑھا حامد علی خان کا  
 خدا کی راہ میں نکلے تھے پرچم دین کا لے کر  
 کوئی پھر و کتا کیا راستہ حامد علی خان کا  
 زمانے نے قیادت کی نزالمی شان دیکھی ہے  
 بڑھا منزل بہ منزل قافلہ حامد علی خان کا

خدا دالا دلوں پر حکمرانی ایسے کرتا ہے  
گواہی دے رہا ہے مقبرہ حامد علی خاں کا

انہیں نسبت نہ کیسے ہو بھلا صدیق اکبر سے  
پہنچتا ہے دہاں تک سسلہ حامد علی خاں کا  
وہ جلوہ جس کے دیکھ سے سرور آنکھوں کو ملتا تھا  
قیامت ہے وہ جلوہ چھپ گیا حامد علی خاں کا

ادب سے نام لیتے ہیں ادب سے سر جھکتے ہیں  
بھرا کرتے ہیں دم اہل دن حامد علی خاں کا  
ہوا کرتی ہے اُس مغل میں پھر انوار کی بارش  
ہوا کرتا ہے جس میں تند کہا حامد علی خاں کا

سماء ہوتا تھا کیسا روح پرور پوچھتے کیسے ہو  
وہ سن کرنعت مولا جھومٹ حامد علی خاں کا  
مجھے اقرار ہے ان سے عقیدت میں عقیدت ہے  
میں ہوں اور نام لیوا بر ملا حامد علی خاں کا

انہیں دارین کی حاصل سعادت پھرنا ہو کیسے  
بی حامد علی خاں کے حندا حامد علی خاں کا  
گودا حامدی میں کیوں نہ پھر شامل رہے تابش  
کرتا بش بھی تو ہے ادنیٰ گدا حامد علی خاں کا

## شاہِ مدینہ کی عنایت سے

خدا کے فضل سے شاہِ مدینہ کی عنایت سے  
 در حامد پہ آپ ہنچا ہے تابش بھی عقیدت سے  
 بلاد ااب بھی ملتا ہے مجھے دربارِ حضرت سے  
 نواز اجار ہا ہوں آج بھی لطف و عنایت سے  
 عرض مجھ کو مناش سے نہ مطلب مجھ کو شہرت سے  
 مجھے تو کام ہے بس مدحت پریم طریقت سے  
 انہیں صدقہ ملائخا سیرتِ سلطانِ بطحہ کا  
 دلوں پر حکمرانی کی مگر حلق و مرودت سے  
 مرے اجداد بھی فضلِ خدا سے نقشبندی ہیں  
 یہ صدیقی ہوں نسبت ہے مجھے پریم طریقت سے  
 تو اتر سے یہاں پُر نور کے بادل برستے ہیں  
 مسل را بھے ہے اس فضَا کا با بغ جنت سے  
 یہ دامن بھرنے آیا ہوں دِ پیغمبرِ طریقت پر  
 یہ دامن بھر کے جاؤں گا در پیغمبرِ طریقت سے  
 زمانہ اس لئے تو مرکنِ انوار کہت ہے  
 بکھر قی ہیں شعاعیں نور کی حضرت کی تربت سے  
 اتر جاتا تھا دل میں نقشِ ہر اک ان کی صورت کا  
 الجھ جاتا تھا ہر تارِ نظر حضرت کی صورت سے

## مگر نہ رعیت ہے

کرم ہے یہ بھی تا بشر پر یہ حضرت کی عنایت ہے  
 کہ لب پر آج اس کے مدحت پیر طریقت ہے  
 بمحض معلوم ہے جو کچھ بھی میرے دل کی قیمت ہے  
 یہ بے ما یہ سہی حضرت مگر نہ رعیت ہے  
 یہی جو صدر مخلص ہے یہاں جس کی صدارت ہے  
 یہی تو جانشین حضرت پیر طریقت ہے

اُدھر پھر عرس حضرت کامبلادا گیاتا بش  
 ادھر پھر مائل شعر دسخن اپنی طبیعت ہے  
 بلا میں لے رہا ہوں آج میں اپنے مقصد کی  
 زہے قسمت کہ لب پر مدحت پیر طریقت ہے

لہ۔ حضرت مولانا قاری محمد میار صاحب جانشین حضرت پیر طریقت۔

کسپنی آتی ہے دنیا آج بھی حضرت کی مغل میں  
 دلوں پر آج بھی حامد علی خاں کی حکومت ہے  
 یہاں پر دیدہ دول کو بھی تابش باوضور رکھنا  
 درپیر طریقت ہے۔ درپیر طریقت ہے  
 زمانہ منتظر ہے آپ کے دورِ قیادت کا  
 اُسی دورِ قیادت کی زملے کو ضرورت ہے  
 برابر کے یہ دونوں طالب دیدار ہیں حضرت  
 ادھر دل کی تمنا ہے ادھر آنکھوں کی حسرت ہے  
 سکوں پر جمال جلوہ زیب دکھا د تبیحے  
 کہ اب تو حشر سماں جذبہ شوق زیارت ہے  
 ہر آگ پہلو سنتے تابندہ مرے حضرت کی سیرت کا  
 مرے حضرت کی سیرت پر تو شمع بدایت ہے  
 در حامد پ لا کر حضرت منزل نے کہا مجھ کو  
 یہاں تک تو میں لے آیا ہوں آگے تیری قسمت ہے  
 زمانہ معرفت ہوتا نہ کیوں ان کی ولایت کا  
 یہ خورشید صداقت ہے یہی بد رحمیت ہے  
 یہاں تکین ملتی ہے ہر آک ٹوٹے ہوئے دل کو  
 مرے حضرت کی تربت ہے کہ آغوش محبت ہے  
 مرے حضرت کے گنبد کی یہ دیکھو جلوہ سماں نی  
 تصدق اس فضاض نو دہار باغ جنت ہے  
 درپیر طریقت پر میں کیا دامن کو پھیلاؤ  
 یہ کیا ہے میرا دامن کیا مرے دامن کی وععت ہے

تصور کی نگاہوں سے ذرا اہل نظر سے دیکھیں  
 کہ خود حضرت کے عرس پاک میں حضرت کی شرکت ہے  
 خدا کے فضل سے پیر طریقت نقشبندی میں  
 میں صدیقی ہوں یہ بھی تو مجھے حضرت سے ثابت ہے  
 ذرا مجھے سنبھال کر گردش درواز سے یہ کہہ دو  
 کہ تابش بھی گدائے حضرت پیر طریقت ہے

# مجھے اذن ملا ہے

پھرُوس میں آنے کا مجھے اذن ملا ہے  
یہ پیر طریقت کی عنایت ہے عطا ہے

وہ باغِ ولایت میں یہاں نغمہ سرا ہے  
یہ تابش خوش بخت کو اعزا ز ملا ہے

جو خور ہے ذکرِ الہی میں ہمیشہ ہے

لاریب وہ مقبولِ جبیبِ دوسراء ہے  
اشعارِ ڈھلنے آتے ہیں خود نوکِ قلم پر  
حضرت کی توجہ ہے مری فکر رسا ہے

خاطر میں یہ کیا لائے سلاطینِ زمان کو  
تابش بھی در پیر طریقت کا گدہ ہے

اللہ رے درگاہ کی تابانی کا عالم  
اک نور کا دریا ہے کہ جو کھڑا ہوا ہے

ہو جائے خدا کا جو حند ائی ہے اُسی کی  
حاضر یہاں دربار میں اک خلقِ خدا ہے

مہماز رہیں بزمِ ولایت میں نہ کیسے

سر تاجِ رسول اللہ کا کرم ان پر ہوا ہے

دن رات رہے آپ کی بس منقبت خانی

دن رات یہی آپ کے تابش کی دعا ہے

# پیر طریقت پیر طریقت

مجھ سے بیاں ہو آپ کی مدحت پیر طریقت پیر طریقت  
کبھی عطا وہ حسن بلاعت پیر طریقت پیر طریقت

ہے یہ مسلم ایک حقیقت پیر طریقت پیر طریقت  
آپ ہیں نجم بنم ولایت پیر طریقت پیر طریقت

اللہ اللہ آپ کی سیرت پیر طریقت پیر طریقت  
آپ نے کی ہے دل پہ حکومت پیر طریقت پیر طریقت

آپ کی پھر ہے سب کو ضرورت پیر طریقت پیر طریقت  
آئیے پھر اب بہر قیادت پیر طریقت پیر طریقت

اب تو نہیں ہے تاب ذلت پیر طریقت پیر طریقت  
عرض کر دل کیا دل کی حالت پیر طریقت پیر طریقت

آپ کا دامن جب سے چھپلے ہے دستِ شفقت جب سے جد ہے  
کوئی نہیں تکین کی صورت پیر طریقت پیر طریقت

آپ کا منصب آپ کا رتبہ آئے زمانہ مجھ سے پوچھے  
مجھ پہ عیاں ہے آپ کی عظمت پیر طریقت پیر طریقت

۳۰

و لکش دکش نکھرے نکھرے مہکے رہش روشن  
منظیر گنبد صحن تربت پسیر طریقت پیر طریقت

ایک خدا نی آپ کے در پر ایک زمانہ آپ کا شیدا  
ایک جہاں میں آپ کی شہرت پیر طریقت پیر طریقت

ہوتا رہے سیراب زمانہ صاقی حامد آپ کے در سے  
بٹتا رہے یہ جام وحدت پیر طریقت پیر طریقت

آ تو گیا ہوں آپ کے در پر سوچ رہا ہوں اب تو یہی میں  
پیش کم دل کیاندر عقیدت پیر طریقت پیر طریقت

آپ کا سمجھے مجھ کو دنیا آپ کا مجھ کو کہہ کے پکائے  
در سے رہے یہ آپ کے نسبت پیر طریقت پیر طریقت

عُرس کی خفل پھر وہ سمجھی ہے پھر وہ فضایں مہکی ہوئی ہیں  
رقص میں پھر ہے منگ نظرت پیر طریقت پیر طریقت

وصفت نہ یکسے آپ کے لکھوں میر لئے ہے آپ کی سیرت  
پر تو حسن شمع ہدایت پسیر طریقت پیر طریقت

ملتا رہے یہ اذن حضوری عُرس پر حاضر ہوتا رہوں میں  
مجھ پر رہے یہ چشم عنایت پیر طریقت پیر طریقت

ان کا رہے اب سایہ سلامت دیکھ رہا ہوں قاری میاں کو  
پیش نظر ہے آپ کی صورت پیر طریقت پیر طریقت

درد ہی ہے برباب تابش دل کا وظیفہ اب تو یہی ہے  
پیر طریقت پیر طریقت پیر طریقت پیر طریقت

# چادر

پیرِ طریقت آپ کی چادر

سرود پر لائے ہیں پیرِ طریقت آپ کی چادر  
 ہمارے سامنے کی ہے تکریم و عزت آپ کی چادر  
 کھلا کر تاہے ہر نخلِ تمبا اس کے سامنے میں  
 برسی ہے مشالِ ابر رحمت آپ کی چادر  
 خدا کے نیک بندے سے تھے ولی تھے بیگماں حضرت  
 دلایت کے جہاں میں ہے کرامت آپ کی چادر  
 ہر اک لوٹھے ہوئے دل کا ہے مسکن آپ کی تربت  
 ہے اذنِ عام ہے خوانِ ضیافت آپ کی چادر  
 انہیں نسبت ہے تابش حضرت صدیق اکبر سے  
 رہے کیسے نہ پھر نقشِ صداقت آپ کی چادر  
 اسے کہتے ہیں صدقہ سرورِ بطنخا کی کھنسی کا  
 کہ ہر اک کے لئے ہے وجہِ راحتوں آپ کی چادر  
 نظرِ والا ہی کوئی اس حقیقت کو سمجھتا ہے  
 کہ ہے اہل بصیرت کی بصارت آپ کی چادر

محترکیوں فضائیں پھر نہ ہوں درگاہِ والا کی  
ہے تربت جب صبحات جب ہے نکہت آپ کی چادر  
ہیں فردوسی نظر نقش و نگار تربت اقدس  
سر اسر ہے بہار باغِ جنت آپ کی چادر  
پڑی کیا ہے کسی کے سامنے میں ہاتھ پھیلاؤں  
ہے جب میرے لئے دامانِ دولت آپ کی چادر  
سعید بخت ہے اُس کو ملی ہے نعمتِ عظیم  
وہ جس نے چوم لی بہر عقیدت آپ کی چادر  
مدینے کی فضائے رابطہ ہے ان فضاؤں کا  
یقیناً ہے بندِ حسنِ فطرت آپ کی چادر  
فضائیں آپ کے روپ کی خود ہی خلد سامان ہیں  
بہاروں کی ہے کب مر ہوں منت آپ کی چادر  
شاعیں نور کے دھاروں کی ہر سو جگہ مگا قی میں  
ادھر دیکھو یہ ہے مہرِ حقیقت آپ کی چادر  
کروں کیسے جبارت میں لگاؤں کیسے آنکھوں سے  
کہاں پتھر کہاں یہ بیش قیمت آپ کی چادر  
دعا یہ ہے رہئے یہ سایہ سامانِ ربی دنیا تھے  
ہمارے رہبرِ راہِ طریقت آپ کی چادر  
اُجالا آج بھی تابش ہے اس کا ارض متنان میں  
ہے اب بھی پر تو شمعِ بدایت آپ کی چادر

